بسم اللہ الرحمن الرحیم

نل یا ٹونٹی سے وضو کرتے ہوئے انگلیوں کے خلال کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا نل یا ٹونٹی کے نیچے ہاتھ پاؤں دھونے کی صورت میں بھی انگلیوں کا خلال کرنا ہوگا؟ رہنمائی فرمائیں۔

جواب

نل یا ٹونٹی سے نکلنے والے بہتے ہوئے پانی کے نیچے ہاتھ اور پاؤں رکھ کر دھوئے جائیں تو یہ دھونا ہی خلال کے قائم مقام ہوجائے گا اور صرف اسی دھونے سے ہی خلال کی سنت ادا ہوجائے گی، الگ سے خلال کرنے کی ضرورت نہیں؛ کیونکہ نل سے نکلنے والا پانی بہتے اور جاری پانی کے حکم میں ہوتا ہے اور بہتے وجاری پانی میں ہاتھ پاؤں دھونے کی صورت میں صرف دھونا ہی خلال کے قائم مقام ہوتا ہے ، البتہ پاؤں کی انگلیوں کی کروٹیں چونکہ قدرتی طور پر ملی ہوتی ہیں، اس لیے ان کو دھوتے وقت زیادہ توجہ کرنی چاہیے اور ان کو کھول کر اندر پانی داخل کرنا چاہیے۔

مراقی الفلاح اور اس پر حاشیہ طحطاوی میں ہے: ”(ويكفي عنه إدخالها في الماء الجاري ونحوه) قال في الشرح وما هو في حكمه اهـ أي وهو الماء الكثير والظاهر أنه في الماء الكثير الراكد لا يقوم مقام التخليل إلا بالتحريك وحينئذ فلا فرق بين القليل و الكثير بخلاف الجاري لأنه بقوته يدخل الأثناء“ ترجمہ: جاری پانی وغیرہ میں ہاتھ ڈالنا ہی خلال کے لیے کافی ہے۔ اس کی شرح میں فرمایا: یا جو اس کے حکم میں ہو یعنی کثیر پانی ہو۔ اور ظاہر یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے کثیر پانی میں فقط ہاتھ ڈالنا کافی نہیں ہوگا بلکہ ہلانا ضروری ہوگا لہذا قلیل وکثیر میں کوئی فرق نہیں برخلاف جاری پانی کے کیونکہ جاری پانی اپنی قوت سے انگلیوں میں داخل ہوجاتا ہے۔ (طحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 71، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

اسلامی بہنوں کی نماز میں ہے: ”برسات میں (یا نل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حُکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وُضو کیا تو وُہی تھوڑی دیر اس میں عُضو کو رَہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حَرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔“ (اسلامی بہنوں کی نماز، صفحہ 56، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالی علیہ وضو کی احتیاطیں بیان کرتے ہوئے پاؤں دھونے کے متعلق لکھتے ہیں: ”زیادہ قابل لحاظ ہیں کہ قدرتی ملی ہوئی ہیں۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 1، صفحہ 599، رضا فاونڈیشن، لاھور)

مزید امام اہلسنت رحمۃ اللہ تعالی علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں "وضو میں بھی ایسی ہی بے احتیاطیاں کرتے ہیں، کہیں ایڑیوں پر پانی نہیں بہتا، کہیں کہنیوں پر کہیں ماتھے کے بالائی حصے پر، کہیں کانوں کے پاس کنپٹیوں پر۔ ہم نے اس بارہ میں ایک مستقل تحریر لکھی ہے اُس میں ان تمام مواضع کی تفصیل ہے جن کا لحاظ وخیال وضو وغسل میں ضرور ہے مردوں اور عورتوں کی تفریق اور طریقہ احتیاط کی تحقیق کے ساتھ ایسی سلیس وروشن بیان سے مذکور ہے جسے بعونہ تعالی ہر جاہل بچہ، عورت سمجھ سکے، یہاں اجمالاً ان کا شمار کئے دیتے ہیں۔۔۔(18) **پاؤوں کی آٹھوں گھائیاں۔**" (فتاوی رضویہ، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 597 تا 599، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر : FatwaQA-015

تاریخ اجراء : 11 ربیع الاول 1448ھ / 24 اگست 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net